Volume: 4 Issue: 4 Pages: 176-177

Ramayan: A Brief Technical Analysis

*1 Tajamul Islam Wani

*1 Research Scholar, Department of Kashmiri, University of Kashmir, Jammu Kashmir, India.

Article Info.
E-ISSN: 2583-6528
Impact Factor (SJIF): 6.876
Peer Reviewed Journal
Available online:
www.alladvancejournal.com

Received: 23/March/2025
Accepted: 21/April/2025

***Corresponding Author**
Tajamul Islam Wani
Research Scholar, Department of Kashmiri, University of Kashmir, Jammu Kashmir, India.

Abstract
’’رامایں‘‘پرکاش بٹ کشمیری زبان کی ایک اہم شاعرانہ تخلیق ہے۔ اس میں نفاست، فنی نزاکت، جذبات نگاری، نفصیاتی باریک بینی، مناظر کی رنگینی جیسی خصوصیات نمایاں ہیں۔ ’’ رامایں: مختصر فنی تجزیہ ‘‘ مقالے میں مثنوی کے حسب ذیل عناصر پر بحث شامل ہے کہ
- پرکاش بٹ کس حد تک انسانی نفسیات کے حوالے سے کرداروں کو پیش کرنے میں کامیاب رہا ہے؟
- جذبات نگاری اور منظر نگاری سیاق وسباق کے حوالے سے مناسب ہے کہ نہیں؟
- مثنوی کے فنی صورتِ حال کیا رہا ہے؟

Keywords: نفاست، نزاکت، نفصیانی، رنگینی، جذبات، باریک بینی،

Introduction

پرکاش بٹ نے کشمیری زبان میں ’’رامایں ‘‘ مثنوی لکھ کر کشمیری ادب میں رام بھکتی کی مستند روایت کو قایم کیا۔ کشمیری ادب میں اس کے بغیر بھی اور شعراء کے قلم سے بھی ’’رامایں‘‘ لکھی گیی مگر سہل بیانی اور رواں زبانی خوبصورت نغماتی آہنگ،مناسب و معقول مناظر، جذبات کی پرخلوصیت اور انسانی نفصیات کی حقیقی عکاسی کی بدولت پرکاش بٹ کی رامایں باقی تمام رامایںوں کے مقابلے میں زیادہ مقبول رہی۔ اگر چہ وہ بھی تلسی داس کی رامایں کا بہت حدتک مقلد رہا ہے۔ البتہ بھکتی کی سچی جلک کو عکسا کر فنی گونچے نمایا کرتا اس تخلیق کی کامیابی کا اصل راز ہے۔ شری ور کی شخصیت کے تیں مثنوی میں Hero archetype اور God archetype دونوں موجود ہیں۔ اس کے مطابق رام ایودھیا کی جگہ دشرتھ کے گھر میں جنم لینے والا زندہ دل، محبت سے سرشار، برایی کے خلاف لڑنے والا دلہر جنگجو، ایک وفادار و جانثارخاوند وفرماں برداربیٹے کی روپ میں ایک باخلق منش ہے۔ وہیں مافوق الفطری عناصر و صفات سے مالامال یہ کردار ناراین کے اوتارکی حیسیت سے درتی سے شیطانی طاقتوں کو نیست کر کے عدل و انصاف قایم کرنے والا خدایی طاقت نظر آتا ہے۔ یہ مثنوی مرکزی کردار شری رام کے ارد گرد بال کانڈ، ایودھیا کانڈ، ارنیا کانڈ، کشکندا کانڈ، سُندر کانڈ، یودکانڈ اور اترکانڈ نامی سات حصوں پر مشتمل ہے۔ مربوط پلاٹ نگاری کی وجہ سے تسلسل Epic Drama کی خصوصیت، وحدتِ اجزاء (Organic Unity) کی خصوصیات سے مالامال اس مثنوی میں عمل و ردعمل کا تصور Healing touch عنصر اجاگر کرکے رام کی اوتاری شخصیت کے جلوے ہر کانڈ میں نمایاں ہیں ۔ رام کا سمندر کو تیر مارکر راستہ بنانا، راون جیسے راکھشس کو وناش کرنا رام کی روحانی و معجزاتی پہلو کو اجاگر کرنے کی اہم مثالیں ہے۔ اس بالافطری نوعیت کو مدِ نظر رکھ کر مثنوی کے متعلق یہ بیان بہت حد تک موزوں ہے:

"Prakashram's Ram is the protector of people, the savions of the land and the remover of sins. He is the incarnation of God Vishna even through he is the son of king".

پرکاش بٹ کی’’رامایں‘‘ کے فکری اور تخلیقی وجود میں نفصیات کی یہ تھیوری وجودِ عمل میں ہے۔ کہ مخصوص Stimuli کو مخصوص حالت Conditioning میں مخصوص Response وجود میں آنا لابودی ہے۔ مثنوی کے ابتداء سے لے کر انتہا تک یہ نظریہ جذبات و مناظر کو ہم آہنگ کرنے میں ہی کارفرما نہیں ہے۔ بلکہ وجہ تسمیہ وتجسس کی خوبصورت، مناسبت اور تحر کی خصوصیات سے مالامال کرنے کا اہم اور نمایندہ وسیلہ ہیں۔ کرداروں کی خارجی حرکتیں داخلی وجود کے تناوی صورت حال کی عکاسی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کردار فطری پیرایے میں ابھر کر آدم کی نفصیاتی خوبیوں اور خامیوں کی ترجمانی کرتے ہیں۔ شفاف جذباتیت، منظروں کی خوبصورت نمایش، توازن اور فطریت کے عناصر الفاظوں کے لاجواب التزام سے ایک چست ومکمل ہیت وجود میں آیی۔ جس میں آفاقی اور مقامی رنگ کی آمیزش نمایاں ہے۔ بالخصوص’’لوادرکش‘‘رام کے دو اولادو کی تفصیل کو مثنوی کے پلاٹ سے جوڑ کر مثنوی تجرباتی جِدت بود ہویی ہے۔ اس قصے کی مغمومیت کا یہ عالم ہے کہ اس کو مرکزی تصور میں پیوست کرکے معنوی تکمیلیت اوروسعت جھلکتی ہے۔ بالخصوص کہانی میں

وصف یہ تخلیق مبرہ ہے۔ محل خانہ ہو یا جنگل دونوں کی عکاسی مثنوی میں اختصار مگر جامع انداز میں کی گئ ہے۔ شعروں میں مختلف تشبیہات، استعارات اور علامات کی وجہ سے ایک لازوال شاعرانہ نغمہ وجودِ عمل میں آیا۔ اس کی اہم خوبی یہ ہے کہ:

“The biggest feature of "Ram Autara Charit” is the predominance of local enthronement. The social cultural and geographical environment of Prakashrams era has had such a profound impact on the work that it has become completely Kashmirised by the inclusion of local elements".

(عقیدتی شاعری،محمد یونس ڈار، ڈایریکٹیوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن، کشمیر یونیورسٹی حضرتبل سرنگر،۲۰۲۵،صفہ۱۴۰)

کتابیات:

۱: کأشُر راماین، بلخی ناتھ پنڑت(کلچرل اکادمی سرینگر) The Hindu post Aug.16,2023

۲: کأشُر لیلا سومبرن، رتن لال تلاشی، ساہتیہ اکادمی، ۲۰۰۶

3. Dr.Shuhan kishan, Papular kashmiri Ramayana, Ram Autara Charit, Hindu post Aug, 16, 2023 in india-

۴: عقیدتی شاعری،محمد یونس ڈار، ڈایریکٹیوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن، کشمیر یونیورسٹی حضرتبل سرنگر،۲۰۲۵،صفہ۱۴۰

پریوار کا تصور ایک سماجی بندن میں نمایاں کرکے وحدتِ مکان ، وحدتِ زمان اور وحدتِ عمل کے رنگوں میں رنگ کر پُرتاثیرتخلیقی سماں دیدمان ہوا ہے۔ وجدانیت کا رنگ بھی کثرت سے اس میں موجود ہے۔ قنوطیت اور فرحت ''ہر سختی کے بعد آسانی ہے'' اس کے تصور کے متبع پایی جاتی ہے۔ اتنا ضرور ہے ہر جذبہ احساس سے پر سوز ہے۔

گیس کیکی توٗتےٗ وونہ نس سیٹھاز ار

مےٗ بخشتم یژگیس پاپن گرفتار

خبر کاتھہ چھم نہٕ ونہٕ کیٛاہ ونہٕ دیس ہو۔

کرُن تس اوس ہی پأپی گیس ہو

دِژم پانسےٗ بُرتھ گردن بہ شمشیر

دوٗپم پانےٗ زُوٗس پننِس نیبر نیر

دین چَھس وونی زمینس تکل گژِھم جاے۔

چھےٗ پاٗلنی زِ کینژھا وونی کرم پاے۔

تشریح:''کیکی نے رام کو ہاں جاکے اپنے کیٗے گناہ کی بخشش مانگی، دے کو میں کیا کہوں اسکو یہی کرنا تھا تاکہ میں پاپی بنی۔ میں نے خود گردن پر شمشیر ماری۔ میں شرم کے مارے زمین تلے جانا چاہتی ہوں، مجھے بخشو''۔

''مثنوی'' راجا جنک، راجا دشرتھ، کوشلیا اور مندودی کے کرداروں کے تئیں شفقتِ پدری اور شفقتِ مدری کے حقیقی جذبے دلخراش سماں کو وجود میں دینے میں اہم ہیں۔ راجا دشرتھ اور کوشلیا کا رام کی فرقت میں رونا رقعت آمیز ہیں۔ بلکہ راجا دشرتھ کا اسی فراق کی بدولت موت کی آغوش میں سونا طبعی اور نفصیاتی رنگ سے فطری دکھایی دیتا ہے۔ راجا جنک کا سیتا کی جنم اور شادیایی میں خوشی منانا بھی حقیقی منظر نامے دکھایی دیتے ہیں۔ سیتا کی ماں مندودی کا رام کو سیتا نہ چھوڑنے کی عاجزانہ التماس اس مثنوی کی جذبات نگاری عروج اور بلندی کی خاصیت سے نوازنے کا ذریعہ ہے۔ بالخصوص مثنوی کے نسوانی کرداروں کی ترجمانی نسوانی نفصیات و نازکیت کے عین مطابق ہویی ہے۔ کیکی کا راجا دشرتھ کو رام ونواس کرنی کی التجاء بھرت کو تخت پر بٹھانے کی خواہش ہویا رام سے اپنے کیے پر پچھتاوا کرنے کی معافی مانگنا واقعات اس بات کی گواہ ہیں کہ پرکاش بٹ نسوانی نفصیات کی باریک بینی سے عکاسی کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ بالخصوص مثنوی ہیت میں بیچ بیچ وژن فارم کی لیلاوں میں آب بیتی زیادہ دلگیر ہے:

ہا ژکہٕ سیتا کوٕ گوکھ ترٛأوِتھ	یِم دوکھ دونی کس ہیکہٕ بأوِتھ
بوزن یِم کتھ دِن پاوٕ سأری	پادن لگےٗ پأری پأری ہےٗ۔
امہٕ کھوتہٕ مارتم چَھےٗ کلہٕ دأرِتھ	سیتا ترٛاوِنی ما بوزےٗ
دونوےٗ ماجہٕ کورٕ چَھےٗ کران زأری	پادن لگےٗ پأری پأری ہےٗ۔

مطلب:''آپ سیتا کو کیوں چھوڑو گے؟۔ یہ دکھ کس کو بیان کر سکوں یہ باتیں سن کر سارے تانے دیں گے۔ آپ کے پاوں تلے قربان ہو جاوں۔ اس سے بہتر ہے کہ آپ مجھے ماریں میں اپنا سر حاضر رکھوں گی۔ مگر سیتا کو چھوڑنے کی نہیں سنوں گی۔ ہم دونوں ماں بیٹیا ں آپ سے التجا کرتے ہیں کہ آپ کے پاوں تلے قربان ہو جاوں''۔

پرکاش بٹ کی مثنوی محاکات نگاری جزیات نگاری کے خوبصورت نمونے بود ہیں۔ بالخصوص یود کانڈ میں جنگی ماحول حالات کے موافق اور مافوق الفطری عناصِر کی مداخلت کی وجہ سے بے جا مبالغہ آمیزی مثنوی پاک ہے۔ موافق صورتِ حال کو عکسا کر راون اور رام کے لشکر کے درمیان تصادم آرایی میں بالافطری رنگ کی وجہ سے ہنومان اور رام جیسے روحانی کرداروں کے کارنامے مذہبی پسِ منظر کے کی وجہ سے اعتقادی درائیت کی بدولت حقیقت کے رنگ میں ڈوبے گیےجس کی بدولت بناوٹ کی